REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP – 3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

جلد ۳۰

شمارہ ۳۱

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۲۰ روپے

ششماہی ۱۰ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے

فی پرچہ ۴۰ پیسے

۲۷ رمضان ۱۴۰۱ھ — ۳۰ وفاء ۱۳۶۰ ہش — ۳۰ جولائی ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ وفاء (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۷ جولائی کو ربوہ سے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں الفضل مجریہ ۲۱ جولائی ۱۹۸۱ء کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے [illegible] ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی سفر و حضر میں صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۲۷ وفاء (جولائی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے بائیں گھٹنے میں بدستور آرتھرائٹس کی تکلیف چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

● — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جزائر کموروز کا پندرہ روزہ کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ!

بارہ افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرسلہ:- محترم مولانا صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے خاکسار نے مورخہ ۲۵ اپریل تا ۹ مئی ۱۹۸۱ء جزائر کموروز کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا۔ چنانچہ خاکسار ایک ماریشین مخلص احمدی دوست جناب یوسف صالح اچھا صاحب (جنہوں نے اپنے اخراجات خود برداشت کئے تھے) کی معیت میں ۲۵ اپریل کو ماریشس سے بذریعہ ایئر تنزانیہ روانہ ہوا۔ اسی روز شام کو کموروز کے دارالخلافہ MORONI پہنچا۔ ہمارا قیام ہوٹل میں تھا۔ ۲۸ اپریل کو لوکل جہاز ایئر کموروز کے ذریعہ جزائر کموروز ANJOUAN پہنچ گئے بفضلہ تعالیٰ۔

MORONI میں مختصر قیام کے دوران ہم نے بعض لوگوں سے رابطہ قائم کیا جن میں کموروز جزائر کے وزیر خارجہ شامل ہیں۔ ۲۷ اپریل کو ہم وزیر خارجہ کے دفتر میں اُن سے ملاقات کے لئے انتظار کر رہے تھے کہ C.I.D. کے دو پولیس آفیسر اندر داخل ہوئے۔ اُن میں سے چیف انسپکٹر نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ تم مسٹر منور ہو؟ مَیں نے جواب دیا ہاں۔ کہنے لگا کہ مَیں پولیس انسپکٹر ہوں۔ اور مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ آپ کو فوراً کمشنر پولیس کے پاس لے جاؤں۔ مَیں نے کہا کیوں؟ وہ کہنے لگا کہ میں ایسا سوال کیوں پوچھتا ہوں۔ بہرحال ہم پولیس وین کے ذریعہ کمشنر پولیس کے دفتر میں حاضر ہو گئے۔ جیسا کہ پولیس والوں کی عادت ہوتی ہے انہوں نے مجھ سے کافی سختی سے پوچھا کہ مَیں کموروز کس لئے آیا ہوں۔ مَیں نے جواباً کہا کہ بعض دوستوں سے ملاقات کی غرض سے آیا ہوں۔ کہنے لگے کہ اور کس مقصد کے لئے آئے ہو؟ تو مَیں نے اپنا تعارف کرایا۔ اور بتایا کہ میرے آنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ حکومت سے مل کر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے طبی اور تعلیمی خدمات کی پیشکش کی جائے۔ اس سلسلہ میں حکومتِ ماریشس کے وزیر خارجہ جناب سر والٹر کے سفارشی خط کا بھی حوالہ دیا۔ اس خط میں وزیر موصوف نے میرا تعارف بہت اچھے رنگ میں کرایا تھا۔ بعدہٗ کمشنر صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا ہم نے یہاں کوئی لٹریچر بھی تقسیم کیا ہے؟ مَیں نے کہا بعض دوستوں کی خواہش پر ہم نے انہیں لٹریچر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی دراز سے اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ کا نسخہ مجھے دکھلایا۔ اور کہا کہ یہ کام یہاں کرنے آئے ہو؟! اس کام کی یہاں آپ کو قطعاً اجازت نہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا یہ نسخہ خاکسار نے ایک دن پہلے ایک عربی داں مسلمان کو تحفۃً دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اسی مسلمان نے یا ہو سکتا ہے اس نے یہ کتاب کسی امام وغیرہ کو دکھائی ہو تو اُس نے یہ پولیس میں پہنچادی۔

پھر پولیس کمشنر نے پوچھا کہ کیا ہمارے پاس اور کتب بھی ہیں۔ ہم نے کہا ہیں اور یہ کتب بعض دوستوں کی خواہش پر ہم ساتھ لائے ہیں۔ چنانچہ پولیس ہمارے ساتھ گئی۔ اور ہوٹل سے ہماری تمام کتب پر قبضہ کر لیا۔ جب ہم واپس دوبارہ پولیس کے دفتر میں پہنچے تو کمشنر دفتر میں نہیں تھا۔ یہ قریباً ۴۵ منٹ کا عرصہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے لئے پیدا کر دیا۔ دفتر میں موجود افسران کو خوب تبلیغ کی۔ اور جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اور انہیں موثر رنگ میں بتایا گیا کہ حقیقی اسلام احمدیت ہے۔ اس دَوران وہ ہماری کتب کو دیکھ اور پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو نرم کر دیا۔ اور وہی انسپکٹر مسٹر جُبیر جو مجھ سے بے ادبی سے بات کرتا تھا اور جس نے کمشنر آف پولیس کی موجودگی میں سخت انداز سے مجھ سے گفتگو کی تھی۔ اس کا سر جُھک گیا اور اب بہت عزت سے پیش آنے لگا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اس طرح قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ **بدر** قادیان
مورخہ ۳۰ ؍وفاء ۱۳۶۰ ہش

کچھ بدر کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں

ہفت روزہ بدر قادیان ایک قومی اور مرکزی آواز کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے مفید، مؤثر اور مفید بنانے کے لئے کوشاں رہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان سے شائع ہونے والا یہ واحد تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی ترجمان ہے۔ جو آج تک مرکزِ احمدیت اور افرادِ جماعت کے درمیان ایک مضبوط اور مستقل تعلق قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس تعلق کو پہلے سے زیادہ مضبوط بنانے کے لئے اخبار کی توسیع اشاعت کرنا، اپنے ہر خوشی کے موقعہ پر اس کو فراموش نہ کرنا، قلمی تعاون کر کے اس کے معیار کو بڑھانا اور نئی نسل کو آج کے مادی دور کے بداثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے بدر کا تعاون حاصل کرنا ایک مخلص احمدی کے دل کی آواز ہونا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد ہمیشہ ملحوظِ نظر رکھیں کہ

"جماعتِ احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشے میں اسے پھیلا دیں۔"

(اخبار بدر ۷ ؍مارچ ۱۹۵۲ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ گرامی کے مطابق اگلی صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ اور جتنی سرعت کے ساتھ یہ صدی ہمارے قریب آرہی ہے اتنی ہی ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان تمام ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمارا ہر احمدی گھرانہ، ہر ذیلی [illegible] اور ہر احمدی فرد تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی اعتبار سے مضبوط بنیادوں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ ہر احمدی گھرانے میں اخبار بدر [illegible] اور ہر صاحب استطاعت احمدی خود اخبار خرید کر پڑھے۔ ہر ذیلی تنظیم اس کی مستقل خریدار بنے۔ اور دیگر ذرائع سے بھی اسے ہر طرح مضبوط اور مؤثر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

باوجود تیس سالہ لمبا سفر طے کر چکنے کے آپ کی قومی آواز اپنے اخراجات کی [illegible] کے لحاظ سے خود کفیل نہیں ہو سکی۔ اور جماعتہائے بھارت میں ذی استطاعت مخلصین کی تعداد کے مقابلہ میں اس کی اشاعت و سرکولیشن اتنی نہیں ہو سکی جتنی ہونی چاہیئے۔ بس اسی اہم مقصد کی تکمیل کے لئے ان دنوں محترم ایڈیٹر صاحب بدر ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت کوشش کریں کہ

- اخبار بدر ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہو تاکہ اس کی توسیع اشاعت ہو۔
- اپنی اجتماعی اور انفرادی خوشیوں کے مواقع پر گراں قدر عطیات کے ذریعہ بدر کی مالی اعانت کی جائے۔
- اپنے مفید اور مستقل نوعیت کے کاروباری اشتہارات کے ذریعہ بدر کی مالی اعانت کی جائے۔
- اپنے زیر تبلیغ اور زیر اثر حلقۂ احباب میں اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دی جائے ——— نیز ———
- اپنے علمی اور تحقیقی مضامین اور قیمتی مشوروں کے ذریعہ اس کی افادیت میں اور اضافہ کیا جائے۔

خدائے بزرگ و برتر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے لئے کی جانے والی ہم سب کی ہر نیک مساعی میں برکت ڈالے۔ تاکہ ہم سب خدا تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح وارث ہو سکیں جس طرح ہم سے پہلے لوگ ہوئے ہیں۔ اللّٰھم آمین ؕ

جاوید اقبال اختر

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد پر دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

ہر نیکی توحید کے سرچشمہ سے ہی پھوٹتی ہے اور اسی جگہ واپس جاتی ہے

خاندان حضرت اقدس علیہ السلام کی ایک تقریب نکاح میں حضور ایدہ اللہ کا خطبۂ نکاح

ربوہ ۲۶ ؍صلح (جنوری) سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد پر دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کا مقام تبھی پیدا ہو سکتا ہے جب یہ اپنے مقام کو سمجھیں اور ذمہ داریوں کو ادا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کا اظہار خاندان حضرت اقدس میں ایک نکاح کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مسجد مبارک ربوہ میں ۲۶ ؍صلح ۱۳۶۰ ہش (جنوری ۱۹۸۱ء) کو بعد از نمازِ ظہر فرمایا۔

حضور نے مسنون آیاتِ قرآنی کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یہ اس صدی کی چوتھی خوشی ہے اور حضرت اقدس کے خاندان میں اس صدی کی چوتھی شادی ہے۔

یاد رہے کہ یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ ہجری کو خاندان حضرت اقدس میں جن تین نکاحوں کا اعلان فرمایا گیا تھا ان کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ پندرھویں صدی کی پہلی خوشی ہے جو بیک وقت تین خوشیوں پر مشتمل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خاندان حضرت اقدس کے افرادِ خاندان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ محض کسی خاندان میں پیدا ہو جانا کوئی بڑائی کی بات نہیں ہے۔ اس سلسلے میں حضور نے حضرت اقدس کے ایک الہام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو بنیادی حکم افرادِ خاندان حضرت اقدس کو دیا گیا وہ یہ ہے:

سَبِّحُوا التَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ يَا أَبْنَاءَ الْفَارِسِ

یعنی افرادِ خاندان حضرت اقدس توحید کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑیں۔ حضور نے فرمایا کہ اعتقاداً اور عملاً بھی ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ توحید جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ زندگیوں میں جاری و ساری ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ویسے تو ہر مسلمان توحید پر قائم ہے اور ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ توحید پر قائم رہے کیونکہ توحید کے سرچشمے سے ہی ہر نیکی پھوٹتی ہے اور اسی کی طرف ہر نیکی لوٹ کر جاتی ہے لیکن حضرت اقدس کے خاندان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور خاص ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔

حضور نے خاندان حضرت اقدس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس خاندان کے افراد میں لڑکے بھی ہیں اور لڑکیاں بھی ہیں۔ لیکن الہام میں یا ابناء الفارس کہہ کر بیٹوں کو ہی مخاطب کیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے الرجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ

فرمایا گیا ہے جس میں الرجال اور النساء دونوں کا ذکر ہے۔ لڑکوں کو الرجال کہا گیا ہے اور لڑکیوں کو النساء کہا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے پیشِ نظر مردوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایسا ماحول قائم کریں کہ عورتیں بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر خاندان حضرت اقدس کی کوئی بچی خاندان سے باہر بیاہی جائے تو اس کے خاوند اور اس کے خاندان کو ہر وقت یہ بات اپنے سامنے رکھنی چاہیئے کہ اس بچی کا ماحول ایسا رہے کہ توحید کے قیام میں وہ دنیا کے لئے نمونہ بن سکے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکے۔

حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا کرے اور ہم کو جن پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے اللہ تعالیٰ توحید کے قیام کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ ذمہ داری پوری طرح نبھانے والے اور نبھاتے چلے جانے والے ہوں۔ آمین۔

بعد ازاں حضور نے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نکاح عزیزہ بچی سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ کا ہے جو کہ میرے چھوٹے بھائی مرزا رفیع احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ عزیزہ کا نکاح عزیزم مکرم سید منور احمد صاحب ابن مکرم سید محمد احمد صاحب لاہور چھاؤنی کے ساتھ ۲۱ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے حاضرین سمیت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

یاد رہے کہ مکرم سید محمد احمد صاحب حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دودھ پیا بیٹا تھا۔ اس ناطے سے مکرم سید محمد احمد صاحب حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے رضاعی نواسے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رضاعی پوتے ہیں۔

[بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۹ ؍جولائی سنہ ۱۹۸۱ء]

تعلیمی منصوبہ سے احمدی بچوں کے ذہنوں میں انقلاب پیدا ہو گیا ہے

ہم نے علم کے میدان میں ترقی یافتہ دنیا سے آگے نکلنا ہے

یہ ہماری جماعت کی روایت کا حصہ بننا چاہیئے کہ ہم نے ہر وقت علم حاصل کرنا ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے پیار اور دعاؤں سے حاصل کرنے والے ہوں

۶۲ ویں مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے آخری دن سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے آخری روز سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا وہ اخبار الفضل مجریہ ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ر اپریل ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا ہے۔ احباب جماعت کے روحانی استفادہ کی خاطر وہ پورا خطاب ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

مجلس مشاورت کے آخری روز دن کے ۱ بجے تمام ایجنڈے پر مکمل بحث ہو گئی تو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اختتامی خطاب شروع فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ پہلی بات جو میں اس وقت دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جو مہذب اور غیر مہذب دنیا ہے۔ ان میں اس کثرت سے کتب شائع ہوتی ہیں کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ ۲۰ لاکھ کی تعداد میں ایسی کتاب شائع ہو جاتی ہے جسے آپ اپنی زبان میں محض گواس کہیں گے۔ لیکن یہ چیز یا بھی پڑھنے والے پڑھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب یہ بات ان قوموں کی روایت بن گئی ہے کہ ایک شخص کے خریدے ہوئے اخبار کو کوئی دوسرا نہیں پڑھتا۔ پڑھنا ہو گا تو خود خرید یں گے۔ اگر وہ ٹرین پر سفر کر رہے ہیں تو ایک مسافر مثلاً آکسفورڈ سے لنڈن جا رہا ہے قریباً دو گھنٹے کا سفر ہے۔ اپنا سفر سے پہلے وہ اخبار خرید لیں گے اور جاتے ہوئے اپنی سیٹ پر اخبار چھوڑ جائیں گے اور نئے سوار ہونے والے پہلے سے سیٹ پر پڑا ہوا اخبار نہیں پڑھیں گے بلکہ اپنا نیا اخبار خرید یں گے۔ ہمارے ہاں تو قرآن کریم اگر ایک آدمی خرید لے تو باقی پچاس کہتے ہیں کہ اب کیا خریدنا ہے۔ اس سے لے کر پڑھ لیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اب یہ روایت ہمارے اندر پیدا ہونی چاہیئے کہ علم ہر وقت سیکھتے رہنا ہے۔ حضور نے علم سیکھنے کے بارے میں اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت کتابیں شائع نہیں ہوتی تھیں۔ اور نہ اس مقدار میں لکھی جاتی تھیں جتنی اس وقت لکھی جاتی ہیں۔ اس وقت علم کی پیاس کا یہ حال تھا کہ صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و روایات ایک دوسرے سے پوچھتے رہتے تھے۔ اور کوئی نہ کوئی حصہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود رہتا تھا اور پھر یہ نہیں ہوتا تھا کہ بس سن لیا تو کافی ہے۔ بلکہ وہ اسے یاد رکھتے تھے۔ اور آگے پہنچاتے تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے ایسے امام پیدا کر دیئے جنہوں نے حدیثیں جمع کیں۔ اور کتابیں لکھیں۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے یہ روشنی ضائع نہیں ہونے دی۔ بلکہ سینوں میں محفوظ رکھی۔ ان میں امام بخاریؒ کی کتاب کی افادیت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جزا دے ان کو۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی جو شکل اس وقت ہے وہ تو صحابہ کرام کے وقت میں نہیں تھی۔ امت مسلمہ نے اس کو بھی سینوں میں محفوظ رکھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر طبیع خاندان کی بجائے ہزاروں حفاظ دیئے۔ ایسے حفاظ کہ ان سے جہاں سے چاہو قرآن کریم سن لو۔ پھر جب کتابیں چھپنی شروع ہو گئیں تو لوگوں نے حافظ پر زور ڈالنا کم کر دیا۔ اب جو کچھ کتابوں میں آ چکا ہے اس کا علم تو کتابیں پڑھے بغیر آ نہیں سکتا۔ اس کے لئے تو کتاب پڑھنی پڑے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگرچہ جماعت احمدیہ کے افراد دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ کتابیں پڑھتے ہیں۔ لیکن ابھی بھی کتابیں پڑھنے والے کم ہیں۔ اور پھر یہ بات ہے کہ کتابیں خریدنے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ حلوائی کی دکان سے مٹھائی خرید لیں گے لیکن تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس کی پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں اس کی طرف توجہ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر انگریز بچے نے اپنے گھر میں علیحدہ لائبریری بنا رکھی ہوتی ہے۔ اور یہ نہیں ہوتا کہ ایک کتاب خرید لی تو وہ چار پانچ بچوں کے لئے کافی ہو گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے دور طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آکسفورڈ میں ایک علیحدہ بہت بڑی لائبریری قائم ہے جس میں دنیا بھر کی کتب جمع ہیں۔ اس کے باوجود ہر طالب علم نے اپنی علیحدہ لائبریری بنا رکھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے علم میں نہیں آیا کہ کبھی کسی لڑکے نے اپنے کسی دوست سے کتاب مانگی ہو۔ میں نے اگر کسی کے پاس ایک کار آمد کتاب دیکھی ہے تو وہاں پر یہ تصور ہی نہیں ہے کہ میں اس سے وہ کتاب مانگوں۔ بلکہ یہ کروں گا کہ خود کتاب خرید لوں گا۔ اکثر لڑکوں نے کتابوں کی دکان پر اپنا حساب کھلوا رکھا ہوتا ہے۔ وہ دکان پر جائے گا اور کتاب خرید لے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ اشاعت کی طرف سے بچوں کے لئے شائع کی جانے والی کتب کا بڑے تعریفی انداز میں ذکر کیا۔ اور فرمایا خدام الاحمدیہ نے بڑی ہمت کی۔ انہوں نے ابتداء کی ہے اور اچھی کتابیں شائع کرنا شروع کی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا تو دل کرتا ہے اور میں اس کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ بچوں کی ایک ہزار ایسی کتب ہوں۔ اس وقت تو خدام الاحمدیہ کا شائع کردہ بارہ کتب کا ایک سیٹ ہے۔ اور اس کے بکنے کی صورت حال بھی یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ والے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر گاہک کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے ایک صاحبزادے کے ذوق مطالعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے ایک بچے کو کتابیں پڑھنے کا اتنا شوق پیدا ہو گیا کہ اس کی عمر چھ سات سال کی تھی جبکہ وہ اپنے جیب خرچ کا تمام حصہ کتابیں خریدنے پر صرف کر دیتا تھا۔ کھلونے وغیرہ [illegible] نہیں خریدتا تھا۔ لیکن اس پر ظلم یہ ہوا کہ ایک وقت ایسا آیا کہ آمد اور جیب خرچ پیچھے رہ گئے اور وہ کوئی کتاب خریدنا چاہتا تھا۔ لیکن بیماری

دکان میں ایک بھی کتاب ایسی نہیں تھی جو اُس نے پڑھی نہ ہو۔ اُس کے مطالعہ کی تیزی کا یہ عالم تھا کہ اُسے پڑھنے کی کوئی کتاب ہی نہیں مل رہی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کتابیں پڑھنے کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ دُنیا میں بے شمار علم خدا کی صفات کے جلووں کے رنگ میں بکھرا پڑا ہے۔ ہم نے اس علم میں ترقی یافتہ دُنیا کا مقابلہ کر کے ان سے آگے نکلنا ہے اور اُن کے چوٹی کے فلاسفرول کانٹ، روسو وغیرہ سب کے نظریات کا جواب دینا ہے۔ ان کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مغرب نے ہر علم کے بدیہیول بلکہ سینکڑوں فلاسفر پیدا کئے ہیں۔ اور آکسفورڈ میں جو طالب علم دسویں جماعت پاس کر کے داخل ہوتا ہے اُس نے ہر فلاسفر کے بارے میں بُنیادی علم حاصل کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے تیس چالیس صفحے کی سہل کتابیں بچّوں کے بارے میں لکھی ہیں۔ اور اس میں ہر فلسفی کے بارے میں دس پندرہ بنیادی نکات بالکل آسان اور صاف سُتھری زبان میں لکھے ہیں۔ اسی طرح ہر شاعر کے بارے میں ایک چھوٹا سا رسالہ موجود ہے۔ جس میں اس شاعر کے بارے میں باتیں لکھی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے فلاسفرول یا دوسرے لوگوں کا ہمارے بزرگوں سے کیا مقابلہ؟ ہمارے بزرگ تو ان کے مقابلہ میں آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ایسی کتابیں ہی نہیں کہ جن سے ہم ان بزرگوں کے بارے میں بچّوں کو بتا سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے ائمہ ہیں چاروں امام ہیں۔ ان میں حضرت امام ابوحنیفہؒ بڑی عظمت کے بزرگ ہیں۔ پھر اہلِ سنّت اور شیعہ صاحبان کے دیگر امام ہیں۔ ان سب کے متعلق ہمارے نوجوان لڑکے کو علم ہونا چاہیئے۔ ان کی زندگیوں کے حالات معلوم ہونے چاہئیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے کس کس طرح قربانیاں دیں اور بشاشت سے مشکلات کا مقابلہ کیا۔ بعض لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے ہر چیز کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر پرکھا ہے ان کی زندگی میں نہایت پیاری باتیں ہیں۔ ان کا علم ہونا چاہیئے۔ ان کی فقہ کی رُوح کا علم ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اب اس طرف بھی آئے اور احمدی بچّوں کو وہ حسین چہرے دکھائے جو محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ نے اس دُنیا میں پیدا کئے۔ حضور نے فرمایا کہ بچّوں کے لئے مختصر کتابیں چاہئیں۔ بچّے کے سامنے لمبی چوڑی سوانح عُمری رکھ دو تو وہ اسے نہیں پڑھ سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بابرکت زندگی میں سے ایک واقعہ سُنایا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السّلام ایک مناظرہ کرنے گئے اور کہا کہ میں تمہارا مہمان ہوں لہٰذا امن قائم کرنا تمہاری ذمّہ داری ہے۔ لیکن مناظرے سے پہلے غنڈہ گردی شروع کر دی گئی۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے مدد کی۔ اور کوئی خاص نقصان نہ ہوُا۔ چنانچہ مناظرہ نہ ہو سکا۔ تو لوگوں نے شور مچا دیا کہ مناظرہ کے بغیر بھاگ گئے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنا انتظام کیا اور حفاظتی انتظامات کئے اور پھر کہا اب جہاں چاہو میں مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ اس طرح بتا دیا کہ وہ میدان سے بھاگے نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس طرح کے سینکڑوں واقعات ہیں جو حضرت اقدسؑ کی زندگی سے مل سکتے ہیں۔ ان سب کو بیانیہ انداز میں ذکر کیا جائے کہ آپ کے فدائی جو ساری دنیا میں پھیلے انہوں نے کس کس طرح جد و جہد کی۔ اور کوششیں کیں۔ یہ باتیں بیان کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ان سب کو مرتب کرنے کا سوال ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صد سالہ جوبلی سکیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے منصوبے ذہن میں ڈالے ہیں۔ کئی سکیمیں شروع ہو گئی ہیں۔ قرطبہ میں مسجد بننی شروع ہو گئی ہے۔ کتب کی اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس سکیم کے تحت بہت سی کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔ دیباچہ تفسیر القرآن فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع ہو گیا ہے اس میں بہت سے مفید مضامین چھاپے جا سکتے ہیں۔ ESSENCE OF ISLAM کی دوسری جلد شائع ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان سب کتب کو پڑھیں گے نہیں تو کیا کریں گے؟ حضور نے فرمایا کہ ہمارے ہاں تو کتابوں کے سٹور خالی نظر آنے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ خدا کے لئے کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اتنا عظیم خزانہ خدا تعالےٰ نے ہمیں دیا ہے کہ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے بعد مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک سیٹ بھی کسی نے گھر میں نہیں رکھا۔ ہمارے ربوہ میں دو چار ہزار گھرانے تو ہیں۔ اتنے سیٹ تو بکنے چاہئیں۔ حضور نے

فرمایا۔ جماعت قُربانیاں تو کر رہی ہے اور بڑھ چڑھ کر کر رہی ہے۔ جس سال میرا انتخاب ہوُا تھا اس سال جماعتی چندوں کا بجٹ بیس لاکھ روپے تھا۔ اس سال یہ ایک کروڑ چھ لاکھ سے اُوپر ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ قربانیاں تو کر رہے ہیں۔ لیکن کتابیں خریدنے کے معاملے میں آپ پر کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ کو کتابیں خریدنے کی عادت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پڑھیں اتنا پڑھیں کہ آپ کو سونے کا وقت نہ ملے۔ حضور نے فرمایا کہ میں روزانہ تقریباً ایک بجے رات سوتا ہوں۔ بیماری کی حالت میں بعض دفعہ میں نے کوشش کی کہ رات گیارہ بجے سو جاؤں۔ لیکن کوشش کے باوجود ایک بجے تک نیند نہیں آتی۔ اور میں پڑھتا رہا۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی عادتِ مطالعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بڑا تیز پڑھنے والا ہوں۔ سو صفحے ایک گھنٹے میں پڑھ لیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ میں سے ہر شخص دس صفحے روزانہ پڑھے تو ایک ماہ میں ۳۰۰ صفحے اور ایک سال میں ۳۶۰۰ صفحے پڑھ سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ روزانہ دس صفحے پڑھیں تو ایک سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بڑے حصّے میں سے آپ گزر سکتے ہیں۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے دو حصّے ہیں۔ ایک وہ حصّہ ہے جس میں سے پڑھتے ہوئے میں بھی بمشکل دس صفحے روزانہ پڑھتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ایک فقرے پر رُک کر غور کرتا ہوں۔ اور میں نے ایک ایک فقرے کو موضوع بنا کر پانچ سات خطبات دیئے ہیں۔ بعض دفعہ ۴-۵-۶ سطروں کے پیراگراف پر کئی خطبات دیئے ہیں۔ اور ہر فقرہ ایک خطبہ بن جاتا ہے۔

صد سالہ جوبلی کے تعلیمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی ہے۔ اس کی وجہ سے سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے ہمارے بچّوں کے ذہنوں میں بڑا انقلاب پیدا ہوُا ہے۔ بہت سے بچے بڑے ذہین تھے مگر وہ توجہ نہیں دیتے تھے۔ یہی دوسری جماعت کے بچے بھی بڑے جوش میں ہیں۔ اور ان کا دماغ اس طرف چل پڑا ہے کہ ہم نے ڈاکٹر سلام سے بھی آگے نکلنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹر سلام جماعت احمدیہ کے حصولِ علم کی انتہا تو نہیں ہیں۔ اس کی آخری حد کا تو کوئی تصوّر بھی نہیں کر سکتا!!

حضور نے فرمایا کہ یورپ نے دُنیا کو پسند کر لیا ہے۔ مگر مطمئن نہیں ہے۔ اور جو مطمئن بھی ہو اور اسے یہ دنیا پسند بھی ہو اس کے لئے اس دُنیا سے نجات حاصل کرنا بڑا مشکل ہے۔ ہاں جسے یہ دُنیا پسند ہو مگر وہ اس سے مطمئن نہ ہو اس کے لئے آسان ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خالص اس دُنیا کی زندگی سے اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک آیت قرآنی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس میں کہا گیا ہے کہ جو میری آیات سے غفلت کرنے والے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ میری ہدایت سے غافل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آیات سے مُراد ساری مادی اشیاء ہیں۔ اور انسان کے اندر کی سب خوبیاں بھی اسی میں آجاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نے جن کو آیات کہا ہے وہ خدا تعالےٰ کے نشانات ہیں۔ خواہ خدا تعالیٰ کی صفات کے وہ جلوے مادی دُنیا میں ہی کیوں نہ ظاہر ہوں۔ یہ ستارے کے سارے بکھرے ہیں اور نور اور حُسن کے منبع اللہ کی ذات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور اس آیت میں اُن لوگوں کا ذکر ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کی ان صفات سے فائدہ بھی اُٹھا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے غافل بھی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کے ان مادی جلووں سے غافل ہوں گے جن کے حصول کی ہدایت اللہ تعالیٰ نے تعلیم کے ذریعہ کی ہے تو ہم بھی اسی طرح مفلوج ہوں گے جس طرح یورپ یا دیگر دُنیا اللہ تعالےٰ کی صفات کے رُوحانی جلووں سے غافل ہے اور اس طرح سے رُوحانی طور پر مفلوج ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس صورت میں ہم اسی طرح مذہب کا نام لے کر خودکُشی کرنے والے ہوں گے جس طرح وہ دُنیا کا نام لے کر خودکُشی کرنے والے ہیں۔ اگر ہم اخلاقی اور رُوحانی آیات کا حصّہ لے لیں اور مادی آیات کا حصّہ چھوڑ دیں تو ہم بھی اُتنے ہی مفلوج ہوں گے جتنے وہ۔

حضور نے فرمایا کہ اس لئے میں کہتا ہوں کہ علم حاصل کرنا بڑا ضروری ہے۔ اور دنیوی علم کا حاصل نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ناشکری ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی

ناشکری یہ ہے کہ علم کے میدان میں اللہ نے جو علم پیدا کیا ہے اُسے حاصل نہ کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس لئے تعلیم کے منصوبہ کا مقصد یہی ہے کہ خدا کرے کہ تم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنو۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے اور دُنیوی علوم کے میدان میں بھی خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ دیکھو گے تو ہمارے دلوں میں تمہاری قدر ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ منصوبے کا ایک حصہ ہے۔

اس منصوبہ کے دوسرے حصے کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دُوسرا حصہ یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے تم کو قوت اور استعداد دی ہے لیکن اس کو حاصل کرنے کے لئے پُورے وسائل اس لئے نہیں دیئے کہ وہ ہمیں آزمانا چاہتا ہے کہ ہم خدا کے شکر گزار بندے بنیں گے یا نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں ہم انشاء اللہ خدا کے شکر گزار بنیں گے۔ اور تمہارا جو حق ہے تم کو دیں گے۔ تاکہ تم علم کے میدان میں ترقیات حاصل کر سکو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جو دو اصولی نکتے ہیں ان پر عمل ہو رہا ہے۔ جو ضرورت پڑتی ہے رقم کی اللہ وہ بھی دے دیتا ہے۔ اور مجھے ایک سیکنڈ کے لئے بھی کبھی یہ فکر نہیں ہوا کہ جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے روپیہ کہاں سے آئے گا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سب دیا اللہ کا ہی ہے ؏
گھر سے تو کچھ نہ لائے

یہ بڑا اچھا اعلان ہے۔ ہر احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہی عطا ہے جو ہمیں ملتا ہے۔ ہم خود تو کہیں سے کوئی مال نہیں لائے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اختتامی خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ دُنیا میں ایک عظیم رُوحانی انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے خدا تعالیٰ کے حکم سے دُنیا بھر کی توجہ اسلام کی طرف مبذول کروانی شروع کی ہے۔ اور دُنیا کے مختلف علاقوں سے یہ رپورٹیں آرہی ہیں کہ عیسائی۔ بد مذہب۔ بُت پرست وغیرہ اسلام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تنزانیہ میں ہمارے مبلغ مکرم منور صاحب نے لکھا ہے کہ اس علاقے میں عیسائیوں کی توجہ اسلام کی طرف اتنی ہو گئی ہے کہ وہ سواحیلی زبان میں چھپا ہوا ترجمہ قرآن شریف مانگتے ہیں اور اگر کہیں سے دس ہزار کی تعداد میں بھی چھپوا کر بھجوا دیں تو ختم ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں یہ حال ہے کہ خدام الاحمدیہ والے چھوٹی چھوٹی کُتب شائع کرتے ہیں۔ تو آپ توجہ نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ دُنیا کے دل میں سب سے زیادہ شوق قرآن کریم پڑھنے کا پیدا ہو رہا ہے۔ عیسائی دُنیا کے دل میں یہی شوق پیدا ہو رہا ہے۔ بُت پرست کے دل میں یہی شوق پیدا ہو رہا ہے۔ اور ایک آپ ہیں کہ آپ کو پڑھنے کی عادت ہی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ الوصیت ایک چھوٹا سا رسالہ ہے میں نے یہ کتاب غالباً بیسیوں یا سینکڑوں دفعہ بات کو پڑھی ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ توفیق اللہ تعالیٰ آپ کو بھی دے سکتا ہے۔ اسی طرح جس طرح اللہ نے مجھے یہ توفیق دی ہے اللہ تعالیٰ آپ سے بھی اسی طرح پیار کرنا چاہتا ہے جس طرح اللہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔ بشرطیکہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہونے والے اعمال پیش کریں۔ پھر وہ آپ سے پیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں تو کوئی کمی کبھی پیدا نہیں ہوتی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس زمانے کی ضرورت حقہ تبلیغ اسلام ہے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسمان سے مدد بھیج رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے ممالک بیرون دورے کے چھ ماہ کی تبلیغ کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ عیسائیوں کے ایک بڑے معتبر شخص کا بیان ہماری حمایت میں آگیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ان ممالک کے لوگوں کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کی تھی اور بتایا تھا کہ قرآن یہ کہتا ہے۔ اس پر ایک ملک کے دو اخباروں نے لکھا کہ اگر قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے تو ہم اس تعلیم کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم نے سپینش اور پرتگالی زبان کے تراجم اور دُنیا کی دُوسری زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرکے غیر مسلم دُنیا کو پڑھانا ہے۔ اور ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم غیر مسلموں کو پڑھائیں۔ اگر ہمارا اپنا حال یہ ہو کہ ہم اپنی کتابیں نہ پڑھیں تو یہ بڑی مشکل بات ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ اپنی آنے والی نسلوں کو بیدار اور ہوشیار رکھو اور انہیں پڑھاتے چلے جاؤ۔

حضور ایدہ اللہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے چھپنے والی ایک کتاب "بلال" کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ یہ کتاب میں نے ۱۹۷۸ء میں پڑھی۔ یہ ایک انگریز نے لکھی ہے۔ مجھے ایک دوست بتانے لگے کہ میں نے یہ کتاب پڑھی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ میں نے انہیں کہا کہ میں نے بھی جب یہ کتاب پڑھی تو میری آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام کی عظمت چیز ہی ایسی ہے کہ خلیفۃ الرسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بلال کو جو اسی عمر کے دُنیوی بزرگوں سے کوڑے کھاتا تھا اس کو وہ سیدنا بلال کہتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام کی عظمت کا یہ کردار اور بلال کا یہ کردار ہمارے اسلامی معاشرے کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ یہ بات ہمارے سامنے آنی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخر میں احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ دُعائیں بہت کریں۔ حضور نے دوبار اس جملے کو دُہرایا۔ اور فرمایا کہ میں نے بار بار یہ کہا ہے کہ دُعا کے بغیر نہ تو زندگی کا مزا ہے اور نہ ہی کوئی کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور دُعاؤں کی تاثیر اتنی زبردست ہے کہ کسی پاگل عاشق نے تو اپنے جنون میں کہا تھا کہ میں تمہارے لئے ستارے توڑ کر لا سکتا ہوں۔ لیکن دُعا کے ذریعہ بلامبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آسمان کے تارے لائے جا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ستارے ایک تو آسمان پر نظر آتے ہیں۔ مگر دُوسری طرف حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو بھی ستارے قرار دیا ہے۔

حضور نے آخر میں فرمایا کہ اسلام کے نور اور حسن کو دُنیا میں قائم کرنا ہے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو پیار اور دُعاؤں کے ذریعہ سے حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین ✽

دو بجکر ۲۱ منٹ پر ۵ شہادت (اپریل) کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے موقعہ پر اپنا اختتامی خطاب ختم فرمایا۔ اور اس کے بعد پُر سوز دُعا کروائی۔ اور اس طرح سے جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ ختم ہو گئی۔

دُعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً ۲½ بجے احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے ایوانِ محمود سے واپس تشریف لے گئے ✽

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دُعا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور کرم سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ القیوم سلمہا نے جو اپنی پیدائش کے چند گھنٹوں بعد ہی اپنی والدہ صاحبہ سے محروم ہو گئی تھیں اور اپنی خالہ اور خالو عزیز مبارک احمد صاحب حیدر آباد کے زیر پرورش ہے امسال بی۔ ایس سی کے فائنل امتحان میں فرسٹ ڈویژن سے کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اب ایم ایس سی کی تکمیل کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز میرے لڑکے عزیز نصیر الدین احمد زکی سلمہ جس نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں گزشتہ سال فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اس سال الیکٹریکل انجنیئرنگ ڈپلوما کے پہلے سال کا امتحان دیا ہے اور ایک لڑکی فہمیدہ بیگم سلمہا ساتویں جماعت کے کامن اگزامینیشن میں فرسٹ ڈویژن سے کامیاب ہوئی ہے۔

شکرانہ کے طور پر درویش فنڈ میں دس روپے۔ اعانت بدر میں دس روپے اور شکرانہ فنڈ میں دس روپے ادا کئے گئے ہیں۔

نیز میری ایک نواسی عزیزہ امۃ القدوس سلمہا قادیان نے ایم۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان سب بچوں کی آئندہ بھی امتیازی کامیابی۔ دینی و دنیوی ترقی خدمت دین کی توفیق پانے اور بہترین مستقبل کے لئے جملہ احباب جماعت سے مؤدبانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: بشیر الدین احمد حیدر آبادی۔ نزیل قادیان دارالامان

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر مطالعہ کرے

حضرت باوا نانک رحؒ ــــ اور ــــ توحید باری تعالےٰ

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مذاہب کی تحقیق جس رنگ میں کی وہ اپنی مثال آپ ہے اور اسلام کی پندرہ صد سالہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حضور علیہ السلام نے گورو نانک جی کی بیان کردہ مقدس بانی کا بھی عمیق نظر سے مطالعہ کیا چنانچہ اس بارہ میں حضور کا اپنا ارشاد ہے

"واضح ہو کہ ہمیں باوا صاحب کے کلمات کا بخوبی علم ہے ہم نے قریباً تیس برس اسی شغل میں رکھا ہے"۔ (ست بچن صفحہ ۲۵)

اس تیس سالہ تحقیق کے نتیجہ میں حضور علیہ السلام نے سکھ مذہب کے جہاں متعدد مسائل پر روشنی ڈالی ہے وہاں گورو نانک جی کے مقدس کلام کے بارہ میں بھی یہ گواہی دی کہ وہ اسلام کے بہت قریب ہے اور گورو نانک جی توحید باری کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ قرآن مجید کی مختلف آیات کا گورمکھی میں ترجمہ ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"درحقیقت باوا صاحب کو خدا کی طرف ... اپنے اشعار میں لوگوں کو کھینچنا چاہتے ہیں ... وہ کامل اور پاک خدا تعالیٰ قرآن شریف کی مقدس آیات میں جلوہ نما ہے"۔ (ست بچن صفحہ ۲۸)

ایک اور مقام پر حضورؑ نے اس تعلق میں بیان فرمایا ہے۔

"تمام جہان کی کتابیں اکٹھی کر کے دیکھو باوا صاحب کے اشعار اور ان کے منہ کی باتیں بجز قرآن شریف کے اور کسی کتاب کے ساتھ مطابقت نہیں کھائیں گی"۔ (ست بچن صفحہ ۱۰۲)

یعنی:۔

"ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ جس قدر باوا نانک صاحب کے اشعار میں توحید الٰہی کے بیان کرنے میں عمدہ عمدہ مضامین پائے جاتے ہیں اگر وہ موجودہ انجیلوں میں پائے جاتے تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی"۔ (ست بچن صفحہ ۱۲۵)

اس تعلق میں حضورؑ کا یہ بھی ارشاد ہے :۔

"باوا صاحب کا کلام ایسے شخص کا کلام معلوم ہوتا ہے کہ جس کے دل پر درحقیقت خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق نے غلبہ کیا ہوا ہے اور ہر ایک شعر توحید کی خوشبو سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے ..... باوا صاحب کے کلام پر نگاہ کرنے سے یقین آجاتا ہے کہ اس شخص کا دل الفاظ کے خشک بیان کو طے کر کے نہایت گہرے دریائے محبت الٰہی میں غوطہ زن ہے"۔ (ست بچن صفحہ ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گورو نانک جی سے متعلق اس قسم کے ارشادات سے متأثر ہو کر ایک سکھ وِدوان سردار تیجا سنگھ جی دیپک یہ بیان کرتے ہیں۔

"اس علاقے کے یعنی (گورداسپور) ایک نہایت نیک دل مسلمان گورو نانک جی کی محبت میں سرشار ہو کر خدا دست (یعنی خدا نما) بن گئے (حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) قادیان (جماعت احمدیہ) کے بانی بزرگ تھے ... ان سے ہی احمدیہ فرقہ شروع ہوا انہوں نے اپنے فرقہ کے لوگوں میں بندگی ذکر الٰہی۔ حق شعاری اور اخلاقی بلندی کا جہاد شروع کیا

....
....
....
....

(حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) قادیان نے اپنی مطبوعہ کتب میں گورو نانک جی کی قرابت ہندو سکھوں کی نسبت مسلمانوں سے زیادہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ (گوردوارہ گزٹ امرتسر اکتوبر ۱۹۶۸ء جتھیدار جالندھر گورو نانک نمبر ۱۹۶۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورو نانک جی کے پاکیزہ کلام سے متعلق جن تاثرات کا اظہار فرمایا وہ حقیقت پر مبنی ہیں اور اکثر ہندو اور سکھ وِدوان اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں چنانچہ ایک ہندو وِدوان لالہ کنھیا لال جی بیان کرتے ہیں کہ جب گورو نانک جی نے وفات پائی تو اس وقت مسلمانوں نے گورو جی کو اپنا ایک بزرگ بدیں وجہ بیان کیا کہ گورو جی کا کلام قرآن شریف کی مختلف آیات اور احادیث نبویہ کے مضامین پر مشتمل ہے جیسا کہ لالہ جی کا بیان ہے :۔

"بعد وفات اس کی ہندوؤں اور مسلمانوں میں درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اس کی سخت تنازعہ برپا ہوا کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ یہ فقیر خدا پرست ہے اقوال اس کے مطابق آیات قرآن شریف و حدیث پیغمبر کے ہیں جلا دینا ایسے مقبول شخص کا سراسر بے ادبی ہے"۔ (تاریخ پنجاب ایڈیشن اول صفحہ ۱۱)

گورو نانک جی کے کلام سے متعلق لالہ کنھیا جی کے بقول جن مسلمانوں نے مذکورہ بالا گواہی دی ان میں اکثر وہ لوگ شامل تھے جن کے سامنے گورو جی کی ساری زندگی گزری تھی نیز جنہوں نے گورو جی کا مقدس کلام بھی بغیر کسی واسطہ کے گورو جی سے براہ راست اپنے کانوں سے سنا تھا اس لئے کے بارہ میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی یہ رائے کسی غلط فہمی کی بناء پر تھی جبکہ بعد کے دوسرے محققین بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر تاراچند جی نے اس سلسلہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ

"IT IS CLEAR THAT NANAK TOOK THE PROPHIT OF ISLAM AS HIS MODEL, AND HIS TEACHING WAS NATURALLY DEEPLY COLOURED BY THIS FACT."

(INFLUENCE OF ISLAM ON INDIAN CULTURE P. 169)

یعنی یہ حقیقت واضح ہے کہ گورو نانک جی پر اسلام کا بہت گہرا اثر تھا اور وہ اسلامی تعلیمات سے بہت متاثر تھے

ایک اور ہندو وِدوان رقمطراز ہیں

"گورو نانک جی سلطان بھاؤ ذاتی سے بھی پریاپت پربھاوت پریت ہوتے ہیں ...... نانک کا مسلمانوں کی اور ادھک جھکاؤ تھا کہیں کہیں تو نانک جی قرآن ہی کے شبدوں کا پریوگ کرتے ہیں جیسا کہ پڑھنا کا اندر ابھاس نہیں تھا"۔ (بھارت بندی ساہت اور بھاشا پردھر صفحہ ۸۴ و صفحہ ۸۵)

سکھ وِدوانوں کو بھی اقرار ہے کہ گورو نانک جی نے توحید باری تعالیٰ سے متعلق اسلامی نظریات کو ہی اپنایا ہے اور پھر انہیں اپنے مقدس کلام کے ذریعہ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے چنانچہ ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی بیان کرتے ہیں

"باوا نانک صاحب خدائے واحد پر ایمان رکھتے تھے اور بت پرستی کے خلاف تھے"۔ (جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۱۳۴)

ایک اور مقام پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے بیان کیا ہے

"گورو نانک دیو نے مسلمانوں کے خدائے واحد کے عقیدہ کو تسلیم کیا ہے"۔ (جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۳۰۶)

بھارت کے مشہور و معروف وِدوان ڈاکٹر ایس راداھا کرشنن جی بیان کرتے ہیں

"گورو نانک دیو جی اسلام دھرم کے مسئلہ توحید سے بہت ہی متاثر تھے انہوں نے مورتی پوجا کا رد کیا خدا واحد و یگانہ ہے اور انصاف پسند پیار کرنے والا اور نیکی ہی نیکی ہے وہ غیر مجسم اور غیر محدود ہوتا ہوا بھی عالم کائنات کا خالق ہے اور پیار اور نیکی پسند کرتا ہے اس عقیدہ کو سکھ دھرم میں افضلیت اور اوّلیت حاصل ہے"۔ (گورو نانک جیوتی سروپ صفحہ ۱۵)

اس تعلق میں ایک سکھ بزرگ بھائی صاحب ارجن سنگھ باگڑیاں نے یہ بیان کیا ہے کہ "درحقیقت اگر دیکھا جائے تو اکال پورکھ کی

توحید مورتی پوجا۔ اوتار واد۔ ورن آشرم۔ سنگت۔ پنگت۔ جماعتی اپاشنا (اجتماعی عبادت) اور خشک تعلیم وغیرہ بنیادی اصول میں سکھ مذہب اسلام کے بہت نزدیک ہے۔
(گور آشا صفحہ ۲۴۔ سنگھ سبھا پتر کا امرتسر جنوری ۱۹۷۷ء صفحہ ۱۹)

پروفیسر شیر سنگھ جی نے اس بارہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے۔
"ایک اور بات جو گورو نانک جی کے بیان کردہ تصوّر الٰہی سے متعلق ہے وہ ہندوؤں میں نہیں ہے۔۔۔ صرف مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ہے۔۔۔ حکم اور رضا کا خیال ہے جو خواہ تمام سامی مذاہب میں مشترک ہے مگر اسلام میں خاص طور پر نمایاں ہے حکم کا تو لفظ ہی قرآن شریف سے لیا گیا ہے۔ قرآن شریف میں بیان کردہ اور مقصود خدا ہی گورو گرنتھ صاحب میں۔۔۔ اسلامی خیال گو کیا۔۔۔ عالم کی تخلیق اللہ کے حکم سے۔۔۔ کن کہنے سے ہوئی ہے گوروبانی کے کئی شبدوں میں جھلکتا ہوا نظر آرہا ہے۔"
(گورومت درشن صفحہ ۱۴۴)

ایک اور سکھ ودوان سردار تر لوچن سنگھ جی نے بیان کیا ہے:۔
"سب سے پہلے ایک اونکار کا ترجمہ انگریزی میں
THERE IS [illegible]
ONE GOD"
کیا ہے یہ ایک طرح سے لا الٰہ الا اللہ کا لفظی ترجمہ ہے۔
(جیون پرتی جنڈیگڑھ ستمبر ۱۹۷۷ء)

سردار جی۔ بی سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل (آنجہانی) نے لکھا ہے۔
"اسلام کا بڑا مسئلہ وحدہ لاشریک ہے اور مسلمانوں کو بت پرستی سے نفرت ہے۔۔۔ کبیر جو کہ ایک نو مسلم گھرانہ میں پیدا ہوا اور جوان ہوا اسکے خیر اور تربیت ہیں یہی بات سمائی ہوئی تھی اور پنجاب میں جو اسلامی اثرات کا مرکز تھا یہ اثر گورو نانک جی کی طبیعت میں بہت زبردست ہوا انہوں نے اوتاروں کی پوجا کے الٹ۔۔۔ اپنا لقب ہی نرنکاری رکھا تھا۔"
(پراچین بیڑاں صفحہ ۴۸)

پروفیسر کرتار سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی نے خود بھی اپنا تعلق اسلامی توحید سے بیان کیا تھا چنانچہ پروفیسر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ گورو نانک جی نے بغداد کے لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا۔
"صرف اس لحاظ سے کہ میں اس خدائے واحد کا پرستار ہوں جس جیسا اور جس کا ثانی اور کوئی نہیں اور اس خدائے واحد کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانے سے انکار کرنے کی وجہ سے میں مسلمان کہلانے والوں سے کہیں زیادہ اسلام کے خالص وحدانیت کے اصول کے نزدیک ہوں"۔
(جیون کتھا گورو نانک دیوجی صفحہ ۳۳۳)

گوبند جی کے بڑے سپاہی پرتی چند کے پوتے گورو نانک جی سے یہ بیان کیا ہے کہ گورو جی خداتعالیٰ کو ہر دم موجود تسلیم کرتے تھے جیسا کہ ان کا بیان ہے۔
"گورونانک جی نے کہا ہے ہر دم اللہ موجود ہے"۔
(پوتی ہرجی نے چرتر بسیع صفحہ ۱۸۱)

ڈاکٹر تر لوچن سنگھ جی لکھتے ہیں کہ گورو نانک جی مسلمانوں سے ملتے وقت بلند آواز اللہ اکبر کہا کرتے تھے جیسا کہ مرقوم ہے۔
"جب کوئی مسلمان بابا نانک سے ملتا تو وہ اسے کہتا اللہ اکبر"۔
(جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۔۔)

ایک اور سکھ ودوان سردار ستو کھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی کا اپنے رب العزت سے متعلق یہ نظریہ تھا۔
"خداتعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کا کلام ہمیشہ نازل ہوتا رہتا ہے اور اب نازل ہو رہا ہے آئندہ نازل ہوگا لیکن اس کے کلام کو ان ظاہری کانوں کے ذریعہ نہیں سنا جا سکتا"۔
(بیان سرزوور دہلی ۲۸ ستمبر ۱۹۲۴ء)

ایک اور سکھ ودوان سردار تیجا سنگھ جی ریٹائرڈ چیف جسٹس ہائی کورٹ سابق پیپسو بیان کرتے ہیں کہ گورو جی کا خدا اپنے بندوں سے ہمیشہ کلام کیا کرتا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے
"گورو نانک جی نے بتایا کہ خداتعالیٰ ہر انسان سے بات کر سکتا ہے اور کرتا ہے اگر انسان خود کو اور اپنے دل کو ایسی بات چیت سننے کے اہل بنا لے اور وہ بات چیت کبھی انسان کی اپنی زبان میں کرتا ہے اس کی نظر میں تمام انسان یکساں ہیں اور وہ ان تمام کی زبانیں سمجھتا اور سنتا ہے"
(جپ جی ویا کھیا صفحہ ۱۴)

الغرض گورو نانک جی خالص توحید کے قائل تھے ان کے نزدیک خداتعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے یکتا ہے کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا شرک اور کفر ہے یہی اسلامی نظریہ ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سکھ ودوان سردار گورمیت سنگھ جی ایڈووکیٹ سرسہ (بھارت) نے بیان کیا ہے:۔
"اگر ہم قرآن مجید سے گورو نانک جی کی اس تعلیم کا موازنہ کریں جو شری گورو گرنتھ صاحب میں پائی جاتی ہے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وہ بنیادی سچائی جو ان دونوں میں پیش کی گئی ہے، دراصل ایک ہی ہے ان کے بعض حصے تو مضامین اور اسلوب میں اس قدر مشابہ ہیں کہ ان کو پڑھ کر قاری کا دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ ان کا منبع اور ماخذ ایک ہی ہے"۔
(دی ورسیٹالٹی گورو نانک (انگریزی) صفحہ ۱۱۶ صفحہ ۱۱۷)

ایک اور مشہور ودوان سردار ستو کھ جی (آنجہانی) نے اس موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ:۔
"گورو نانک جی نے اس دنیا میں اگر کسی سے خدا کا پتہ نہیں دیا۔۔۔ گورو نانک جی نے اسی خدا کی بات کی ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے"۔ مئی ۱۹۷۵ء
(رسالہ جیون پرتی چنڈیگڑھ)

ان حوالہ جات کے پیش نظر جب ہم گورو نانک جی کے پاکیزہ کلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ گورو نانک جی اسی توحید کو مانتے تھے جو قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے ذیل میں ہم اس کی چند ایک مثالیں پیش کر دیتے ہیں۔ اسلام نے جس توحید سے دنیا کو روشناس کرایا ہے وہ قرآن شریف کی سورہ اخلاص میں مذکور ہے چنانچہ ہم قرآن شریف کا ارشاد پیش کر کے اسی مضمون کے گورو نانک جی کے اقوال درج کئے دیتے ہیں۔

قرآن شریف :- قُل ھواللّٰہ احد اس بات کا اعلان کردو اللہ ایک ہی ہے

گورو نانک جی :-
صاحب میرا ایکو ہے
ایکو ہے بھائی ایکو ہے (آسا محلہ ا صفحہ ۳۵۰)
کہہ نانک گور کھوئے بھرم
ایکو اللہ پار برہم (محلہ ۵ صفحہ ۸۲۷)

قرآن شریف :- اللّٰہ الصمد اللہ بے محتاج ہے اور سبھی اس کے محتاج ہیں

گورو نانک جی :-
بے محتاج بے انت اپارا
بیج پیچھے کرنے ہارا
(آسا محلہ ا صفحہ ۳۵۰)
سب شاہاں سر ساچا شاہ
بے محتاج پورا پاتشاہ (محلہ ۵ صفحہ ۸۹۳)

قرآن شریف :- لم یلد ولم یولد (ولم تکن لہ صاحبۃ)
یعنی نہ تو کوئی اس کا باپ ہے نہ بیٹا ۔۔۔ اور نہ بیوی

گورو نانک جی :-
نہ تس بات پتا سُت بندھپ
نہ تس کام نہ ناری
(سورٹھ محلہ ا صفحہ ۳۹۷)
نہ اوہ جیا نہ کس جایا
نہ کوئی مائے نہ باپ
(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۴۱)

قرآن شریف :- ولم یکن لہ کفوًا احد
یعنی اس جیسا کوئی دوسرا نہیں وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔

گورو نانک جی :-
تم سمسر اور کو نا ہیں
(آسا محلہ ا صفحہ ۴۱۶)
کن ایہو جہو ناہیں کوئے
نہ کو ہوا نہ کوئی ہوئے
(آسا محلہ ا صفحہ ۳۴۰)

یہ تو ہم نے نمونہ کے طور پر سورۃ اخلاص کا ترجمہ گورو نانک جی کے کلام سے پیش کیا ہے ورنہ گورو جی کا سارا کلام ہی قرآن شریف اور
(باقی صفحہ ۱۰ پر)

جزائر کموروز کا تبلیغی و تربیتی دورہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

انہوں نے مجھ سے میرا ایڈریس طلب کیا۔ اپنے ایڈریس بھی دیئے اور کہا کہ وہ خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں اور کتب بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میز پر پڑی کتب میں سے چند کتب انہوں نے لے لیں۔ پھر کمشنر صاحب آ گئے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ مفتی أعظم صاحب کو ہمارے بارے میں ملنے گئے ہیں۔ اُنہوں نے آتے ہی کہا کہ اب ہم جا سکتے ہیں۔ اور وزیر خارجہ سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہماری کتب واپس کر دیں۔ انہوں نے کہا ایسا ممکن نہیں جب تک مفتی اعظم صاحب منظوری نہ دیں کتب واپس نہیں ہوں گی۔ میں نے کہا کہ مجھے مفتی صاحب سے گفتگو کرنے کا موقع دیں۔ اگر مفتی صاحب ثابت کر دیں کہ ہم اسلام سے باہر کوئی نئی چیز پیش کر رہے ہیں تو پھر بے شک یہ کتب ضائع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا امکان نہیں۔

اس کے بعد ہم وزیر خارجہ کے دفتر میں گئے۔ پولیس انسپکٹر مسٹر جبیر ہمارے ساتھ تھا۔ جب پہنچے تو وزیر خارجہ کے سیکرٹری نے پوچھا کہ زیر حراست ہیں؟ تو انسپکٹر نے کہا کہ نہیں۔ پھر وزیر خارجہ مسٹر ALI MROUDJAE سے ملاقات ہوئی۔ انہیں خاکسار نے اپنے دورے کا مقصد بتایا۔ انہوں نے مجھے ایک خط دیا جس میں یہ سفارش تھی کہ حکومت ماریشس کے مطابق مجھے کموروز میں قیام کے دوران ہر قسم کی سہولت دی جائے۔ چونکہ پولیس نے وزیر خارجہ صاحب کو ہمارے مشن کے بارہ میں اطلاع دے دی تھی اس لئے وزیر صاحب نے کموروز کے مذہبی حالات کے متعلق بتایا کہ یہاں سب مسلمان شافعی ہیں اور لوگ اور حکومت نہیں چاہتی کہ اور کوئی فرقہ یہاں جنم لے۔ انہوں نے کہا یہاں حالات ایسے ہیں کہ کوئی کانفرنس وغیرہ نہ کریں۔ خاکسار نے دورانِ ملاقات وزیر صاحب کو جماعت کی افریقہ میں طبی اور تعلیمی خدمات سے آگاہ کیا۔

۲۸ اپریل کو بذریعہ کموروز ANJOUAN پہنچے۔ ایئرپورٹ پر ایک غیر احمدی مسلمان جناب SAEED MOISAB نے ہمارا استقبال کیا۔ یہ صاحب ہماری تار کے مخاطب نہیں تھے۔ ہم نے احمدی دوست SAEED AL MAEAB کو تار ارسال کیا تھا۔ لیکن وہ تار مقدم الذکر کو مل گیا۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی حکمت تھی کیونکہ احمدی دوست نے ماریشس ہی خط بھیج چکے تھے کہ ان کے ہاں ٹھہرنے کے لئے جگہ نہیں۔ یہ خط ہماری روانگی کے ایک دو دن کے بعد ماریشس میں پہنچا تھا۔ بہرحال اس غیر احمدی مسلمان بھائی نے اصرار کیا کہ ہم ان کے ہاں ٹھہریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ احمدیوں کے پاس جگہ نہیں تھی۔ اور غیر احمدی دوست اصرار کر کے ہمیں اپنے گھر ٹھہرانا چاہتا تھا۔ چنانچہ ہم نے وہیں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ اور کھانے کا انتظام کموروز میں سب سے پہلے احمدی جناب سعید عمر درویش صاحب کے گھر کیا گیا۔ غیر احمدی دوست نے ہمارے آرام کا شاندار انتظام کیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

ANJOUAN جزیرہ کی آبادی قریباً ڈیڑھ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے چھوٹی سی جماعت قائم فرما دی ہے۔ کموروز میں بیعت کرنے والوں میں سب سے پہلے سعید عمر درویش ہیں انہی کی کوششوں سے جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور بہت سارے نوجوان احمدیت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

ہمارے قیام کے دوران سعید عمر صاحب زیادہ سے زیادہ لوگوں کو گھر بلاتے اور خاکسار انہیں احمدیت کی تبلیغ کرتا۔ باہر بھی تبلیغ کرتے لیکن بہت احتیاط سے۔ خاکسار کے ساتھ سلائیڈز اور پروجیکٹر تھا اس کے ذریعہ رات کو بھی اور دن کو بھی لوگوں کے گھروں میں جا کر یہ پروگرام پیش کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت پسند کیا گیا۔ اور عالم بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے کا موقع میسر آ گیا۔

تبلیغ کے ساتھ ساتھ احمدی دوستوں کی تربیت بھی کی گئی۔ ان کی ایک کمیٹی بنائی گئی جناب سعید عمر صاحب کو جماعت کا صدر اور سعید المصعب کو خزانچی اور سعید خالد احمد صاحب کو سیکرٹری و قائد مقرر کیا گیا۔

یکم مئی کو خاکسار نے سعید عمر درویش کے گھر نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کے قیام کی ضرورت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کی میٹنگ منعقد کی اور فرانسیسی زبان میں خدام کا عہد دہرایا گیا۔ تمام احباب جن کی تعداد ۱۲ تھی بہت خوش ہوئے۔

قیام کے دوران یہ کوشش کی گئی کہ سعید عمر درویش صاحب کو دلائل احمدیت سکھائے جائیں۔ چنانچہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات مسیح اور اجرائے نبوت کے دلائل ان کی نوٹ بکس میں فرانسیسی زبان میں درج کئے گئے۔

اسی طرح سعید عمر صاحب اور دیگر احمدیوں کو موقع دیا گیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوالات پوچھ کر اپنے علم کو بڑھائیں۔ کبھی کبھار ہم بھی ان سے سوالات پوچھتے تاکہ اُن کے علم و مطالعہ کا اندازہ لگایا جائے اور پھر انہیں مختلف سوالات اور مخالفین کی تنقید کے جوابات بتائے جاتے۔

۲ مئی کی صبح کو دو پولیس آفیسر ہماری رہائش گاہ پر آئے اور انہوں نے وزیر اعظم کی طرف سے موصول ہونے والی ٹیلیگرام دکھائی جس میں کمشنر پولیس کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا کہ ANJOUAN میں ٹھہرنے والے دو ماریشین مسافروں کو آج بعد دوپہر MORONI پہنچنے کے لئے پہنچ جانا چاہیئے۔ اور ساتھ ائیر کموروز کو حکم تھا کہ وہ بالضرور آج ہی ہمیں جہاز میں جگہ دے۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی ہم نے واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ کمشنر پولیس کی معیت میں پولیس وین کے ذریعہ ایئرپورٹ پر پہنچ گئے۔ احمدی دوست کافی غمگین تھے خاکسار نے انہیں یہ کہہ کر حوصلہ دیا کہ احمدی مبلغ ہی کی مخالفت ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیت سچی ہے۔

عوام اور حکومت کے سخت رویہ کو دیکھ کر جہاز میں بھی خوب تضرع کے ساتھ دُعا کرنے کا موقع ملا۔ جہاز MORONI کے قریب پہنچ چکا تھا کہ ہوا کے تند جھونکوں سے ائیر کموروز کے چھوٹے اور پرانے جہاز میں تزلزل پیدا کر دیا۔ جہاز میں سوار قریباً ۲۰ مسافروں نے محسوس کیا کہ چند لمحوں میں طیارہ پانی میں گر کر سب کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور پائلٹ نے جلد ہی جہاز کے توازن کو برقرار کر لیا۔ اور ہم سب بمعہ جہاز کے آنجن کے ایک خطرناک حادثہ سے بچ گئے۔ فالحمد للہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی اس نصرت اور خاص مدد کو دیکھ کر ہمیں بہت مسرت حاصل ہوئی اور دل میں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے دو نمائندوں کی خاطر تمام مسافروں کو ہلاکت سے بچا لیا۔ MORONI پہنچ کر خاکسار نے سب سے پہلے ایئر تنزانیہ میں ۹ مئی کے لئے سیٹ ریزرو کروائی۔ بعدہٗ وزیر اعظم کے دفتر میں پہنچ کر اُن کے ایک سیکرٹری سے ملاقات اور بلانے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے کہا ہمارا معاملہ چیف آف پروٹوکول سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ چیف آف پروٹوکول سے ملاقات ہوئی۔

انہوں نے ہمارے آنے کا مقصد پوچھا۔ مختصر سا جواب دیا اور ساتھ ہی خاکسار نے کہا کہ انہیں ہمیں شکایت ہے کہ ہمارے بارہ میں غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ ہمارے مشن کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ہے۔ نیز خاکسار نے یہ بھی بتا دیا کہ ہم ۹ مئی کو واپس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ واپس جا رہے ہیں تو پھر کوئی مشکل باقی نہیں۔ پھر وہ وزیر اعظم کے دفتر میں ہمارے پاسپورٹ وغیرہ لے کر گئے۔ اور قریباً آدھ گھنٹہ کے بعد واپس آ کر کہا کہ ہمیں جانے کی اجازت ہے۔ ہفتہ کے روز ایئر تنزانیہ کے لئے ایئرپورٹ پر پہنچ گئے وہاں کمشنر پولیس وغیرہ موجود تھے۔ ہماری کتب دے دی گئیں اور گیارہ بجے صبح ایئر تنزانیہ کے ذریعہ روانہ ہو کر ماریشین وقت کے مطابق ۲ بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت ماریشس پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دورہ کموروز پر تبصرہ

(۱) اللہ تعالیٰ کے فضل سے کموروز میں جماعت احمدیہ کی برانچ قائم ہو چکی ہے۔ اور وہاں بہت سے لوگ احمدیت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔

(۲) فی الحال عرب ممالک کی طرح کموروز میں جماعت کو رجسٹر کرانا اور OFFICIALLY مشن کھولنا ناممکن ہے۔ کیونکہ جماعت کے خلاف پبلک اور حکومت تعصب رکھتی اور عرب حکومتوں کی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

(۳) کموروز میں ۵۰ کے قریب احمدی ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ان میں سے بعض بہت سنجیدہ اور احمدیت سے محبت رکھنے والے ہیں۔ سعید عمر درویش صاحب نے میری واپسی پر ایئرپورٹ پر اپنی جیب سے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکال کر دکھایا جس پر لکھا ہوا تھا "حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید" مجھے کہنے لگے کہ اگر ضرورت پڑی تو کموروز میں وہ عبد اللطیف شہید کا نمونہ قائم کریں گے۔ جیسے وہ صداقت کے لئے قربان ہوئے تھے ویسے ہی میں بھی قربانی دوں گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ایمان کو مضبوط کرے۔ آمین۔

(۴) مستقبل میں انشاء اللہ ایک نوجوان کو تبلیغ کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے کموروز سے ربوہ بھیجنے کی تجویز حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

(۵) کموروز میں تبلیغ کا کام بہت آسان ہے۔ ہمارے مختصر قیام کے دوران بارہ افراد جماعت میں داخل ہوئے۔ قرآن مجید کا فرانسیسی ترجمہ انشاء اللہ کموروز میں جماعت کی ترقی کو بہت تیز کر دے گا۔

(۶) کموروز میں فی الحال تبلیغ کا مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ یہاں سے کثرت کے ساتھ فرانسیسی لٹریچر وہاں ارسال کیا جائے۔ وہاں لوگ ہماری کتب ڈھونڈتے ہیں۔

(۷) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام بزرگانِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم کموروز میں بسنے والے احمدی بھائیوں کو خیریت سے رکھے۔ اور ہماری جماعت وہاں بڑھتی چلی جائے۔ اور وہاں کے لوگ کثرت کے ساتھ احمدیت کی روشنی سے منور ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ اَللّٰھُمَّ آمِین۔

موجودہ زمانہ کے بارہ میں

اہرامِ مصر پر کندہ بعض اہم پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن ۔ بمبئی

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جو اس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے امتِ محمدیہ سے کیا تھا "مہدی موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ امام مہدی کے بارہ میں وہ تمام پیشگوئیاں اور علامات پوری ہوئیں جو قرآن مجید اور آنحضرت صلعم اور بزرگانِ امت نے بیان فرمائی تھیں۔ گزشتہ نوے سال سے ہم ان پیشگوئیوں کو لفظ بلفظ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ان تمام پیشگوئیوں اور علامات کا پورا ہونا ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کے دعویٰ مہدویت اور مسیحیت پر غور کریں۔ کیونکہ آج آپؑ کے سوا اور کوئی شخص مدعی مہدویت و مسیحیت نہیں ہے۔

ابتدائی طور پر اگرچہ مہدی موعودؑ کی قائم کردہ جماعت کو مخالفت کا سامنا ہے۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ دور ختم ہو جائے گا۔ اور جماعت احمدیہ اپنی دوسری صدی کے آغاز سے غلبۂ اسلام کے دور میں داخل ہو جائے گی۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ایدہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ ایک حتمی اور یقینی پیشگوئی ہے جو بلاشبہ پوری ہو کر رہے گی۔

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے علاوہ اور بہت سے قرائن سے بھی یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اگلی صدی میں کوئی عظیم انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ اگرچہ کہ ہم ان قرائن سے پوری طرح متفق نہیں۔ اور نہ ہم ان پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اُن لوگوں کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے جو اِسی قسم کے قرائن اور پیشگوئیوں کا سہارا لیتے ہیں۔

بمبئی سے شائع ہونے والے روزنامہ "اُردو ٹائمز" میں ۱۰ر جولائی ۱۹۸۱ء کو صفحہ ۲ پر ایک مضمون

"اہرامِ مصر کی پیشگوئی، مہدی موعود کا زمانہ یہی ہے"

شائع ہوا ہے۔ اصل خبر قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے:۔

"بلاشبہ مصر کے بلند ترین اہرام مصر پر نصب شدہ پتھروں پر کھدی ہوئی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ اہرام قاہرہ سے ۹ میل دُور واقع ہیں۔ جو آج سے ۵ ہزار سال سے تین ہزار سال قبل کے زمانہ میں سلاطین مصر کی لاشوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بنائے گئے اہرام مصر کے سیاہ پتھروں پر قدیم مصر کے علم نجوم کے ماہرین نے پُراسرار علامتوں میں پیشین گوئیاں لکھی ہیں ان پُراسرار تحریروں کو پڑھنے اور سمجھنے میں بہت ہی کم لوگ کامیاب ثابت ہو سکے ہیں۔ جو کامیاب ہوئے ہیں ان کی تعداد گزشتہ ہزاروں سالوں کے طویل عرصہ میں پانچ یا چھ نفوس سے زائد نہیں۔ کامیابی کا دعویٰ کرنے والے معدودے چند افراد بھی اپنے دعویٰ میں کہاں تک سچے ہیں اسے معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی معیار نہیں۔ ڈیوی سن نامی ایک ماہر طبقات الارض کو بھی یہ تحریریں پڑھنے اور سمجھنے کا دعویٰ ہے۔ ۲۵ سال تک ڈیوی سن نے ان کتبوں کو پڑھنے میں صرف کئے اور ۱۹۲۴ء میں اپنے مطالعہ کا نچوڑ ایک کتاب کی صُورت میں پیش کر دیا۔ اس کتاب کا نام ہے، دی گریٹ پیرامڈ اینڈ اِٹس ڈیوائن میسیج (عظیم اہرام مصر اور ان کا رُوحانی پیغام) مذکورہ کتاب کے مطابق اہرام مصر کے کتبوں میں دُنیا کے آغاز سے لے کر انجام تک اہم سیاسی اور تاریخی واقعات کی پیشین گوئیاں کھدی ہوئی ہیں۔ ان کتبوں میں لکھا ہے

۵۰۰/ ق م میں بنی اسرائیل کے مظالم سے تنگ آکر مصر کی آبادی دوسرے مُلکوں میں ہجرت کر جائے گی جو بالکل درست ثابت ہوئی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور صلیب پر چڑھائے جانے کا بھی تذکرہ ہے۔ حضرت محمدؐ کی پیدائش کا ۵۶۹ء میں ۶۳۲ء میں ان کی وفات بھی لکھی ہے۔ تیرہویں صدی میں چنگیز خان کے عروج کا ذکر ہے۔ ۱۸۲۰ء میں آتش گیر مادہ بارُود کی دریافت ہوگی۔ ۱۸ویں صدی اور ۱۹ویں صدی میں نپولین کی جنگ واٹرلو۔ ترکستان کی آزادی روس اور یورپ میں سیاسی گٹھ جوڑ کے اشارات واضح طور پر درج ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں چین کا انقلاب اور عوامی حکومت۔ ۱۹۱۴ء میں ایک عالمی جنگ کا تذکرہ۔ اور روس کے انقلاب وغیرہ کی پیشگوئیاں ان کتبوں میں لکھی ہوئی ہیں۔

ڈیوی سن نے ان تحریروں کی روشنی میں یہ پیشین گوئیاں اپنی کتاب میں لکھی ہیں جو ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ شک پیدا ہو سکتا ہے کہ ڈیوی سن نے گزشتہ عالمی حالات کے مطالعہ سے یہ باتیں خود اپنی طرف سے لکھ دی ہوں مگر کتاب میں یہ پیشین گوئیاں صرف ۱۹۲۴ تک محدود نہیں ہیں۔ ان کا سلسلہ آنے والے سالوں تک پھیلا ہوا ہے۔

حیرت انگیز طور پر یہ پیشن گوئیاں سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ طویل فہرست میں سے چند اہم باتیں مندرجہ ذیل ہیں جو حرف بہ حرف درست کہی جا سکتی ہیں

۱۹۲۶ء میں دنیا میں پہلی بار اقتصادی بدحالی رونما ہوگی۔

۱۹۳۳ء میں دوسری عالمی جنگ ہوگی ۱۹۴۵ء تک ختم ہو جائے گی۔ (دوسری جنگ ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی تھی)

۱۹۴۷ء میں ہندوستان آزاد ہوگا اور اس کے دو حصے ہوں گے۔

۱۹۴۸ء میں اسرائیل کا نشاۃ الثانیہ

۱۹۶۰ء افریقہ اور دیگر ۱۶ ممالک آزاد ہو جائیں گے۔

۱۹۶۵ء میں امریکہ ویت نام پر حملہ کرے گا اور بھارت کے دونوں حصوں میں لڑائی ہوگی۔

۱۹۶۹ء میں چاند پر انسان کا پہلا قدم ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۰ء میں سائنسی ایجادات میں بے پناہ ترقی۔ تیز رفتار ہوائی جہازوں کی اور تباہ کن سائنسی ہتھیاروں کی ایجادات ہوں گی۔

۱۹۷۱ء افراط زر ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ہی جنگ کے ہولناک بادل چھانے لگیں گے۔

۱۹۸۲ء مختلف بیماریاں پھیلیں گی جن کا علاج ممکن نہیں ہوگا۔ تیسری عالمی جنگ کی شروعات۔ بہت لوگ مارے جائیں گے۔

۱۹۸۳ء میں سیلاب اور بڑے پیمانہ پر تباہی اور بربادی۔ بھوک مری۔ دُنیا کا ہر ملک جنگ میں مبتلا ہوگا۔

۱۹۸۵ء عالمی سطح پر ایک ایسا آدمی ظاہر ہوگا جو امن اور سلامتی کا پیغام دے کر جنگ کے ماحول کو ختم کر دے گا۔ (اس پیشین گوئی سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری کتابوں میں جس مہدی موعود کا ذکر آیا ہے وہ اس دُنیا پر کہیں گزشتہ سالوں میں ہی جنم لے چکا ہے مگر ابھی منصۂ شہود پر نہیں آیا۔ یہ ۱۹۸۶ء میں ہی آشکار ہوگا۔ جب تمام لوگ خدا پرست ہو جائیں گے)

اہرام مصر کے کتبوں کی پیشین گوئیاں ۲۰۰۰ء تک ملتی ہیں۔ اس کے بعد ایسا لکھا ہے کہ پُوری دُنیا امن و سکون کا ابدی گہوارہ بن جائے گی غالباً قیامت کا زمانہ یہی ہوگا۔ اور یہی حیات ابدی کا نقطۂ آغاز۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۸۹ء میں عالمی قبول اسلام کا اشارہ ان پیشین گوئیوں میں ملتا ہے کیونکہ امن اور سلامتی کا زمانہ اس پُراسرار تحریر کے مطابق یہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد کوئی پیشین گوئی درج نہیں۔"

(روزنامہ اُردو ٹائمز بمبئی ۱۰ر جولائی ۱۹۸۱ء صؐ)

مندرجہ بالا خبر پڑھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ پیشگوئی ملاحظہ فرمائیے:۔

"احمدیت کی اگلی صدی جو دس سال بعد شروع ہوگی انشاء اللہ اسلام کے غلبہ کی صدی ہوگی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی حسین تعلیم ساری دُنیا پر محیط ہو جائے گی کشمکش اور بے چینی اور استحصال کا خاتمہ ہو جائے گا اور مخلوق اپنے رب کریم کو پہچاننے لگے گی۔ اور اس کی حمد کے ترانے گائے گی۔"

(اخبار بدر ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۱ء صؐ)

اہرامِ مصر کی مذکورہ پیشگوئی کو اگر صحیح

تسلیم کر لیا جائے تو حقیقت اظہر من الشمس ہے۔ ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہو جائے گی۔ اور دوسری صدی کا آغاز ہوگا ــــ تب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق ــــ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی حسین تعلیم ساری دنیا پر محیط ہو جائے گی" ــــ اور اہرام مصر کے مطابق ۱۹۸۹ء سے امن اور سلامتی کا زمانہ شروع ہو جائے گا اور عالمی سطح پر قبول اسلام ہوگا۔"

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اہرام مصر جیسی پیشگوئیوں اور قرآن پر یقین رکھنے والوں کی صحیح سمت راہنمائی فرمائے تا وہ مہدی معہود کو شناخت کر کے غلبۂ اسلام کی مہم میں شامل ہونے کی بھی توفیق پائیں۔

اللّٰھم آمین

فہرست نمبر ۲

فدیۃ الصیام کی رقوم بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان میں بھجوائیں۔ جو امارت مقامی کے انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کر دی گئیں۔ بغرض دعا اُن کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مکرمہ سیدیہ صاحبہ	لندن
" والدہ بشیر محمد صاحب	"
" جمیلہ اختر صاحبہ اپنے شوہر کی طرف سے	"
مکرم حنیف تین بخش صاحب	سوڈیوام
" مبارکہ احمد صاحبہ	لندن
" دس احباب جماعت کینیڈا بذریعہ مکرم مولوی منیر الدین صاحب شمس انچارج مشن کینیڈا	
" چوہدری شاہ نواز صاحب	انگلینڈ
مکرمہ مجیدہ شاہ نواز صاحبہ	"
مکرم یاسین زعیم صاحب مع فیملی	"
مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ	"
" نعیمہ جمیل صاحبہ	"
" امۃ الجمیل صاحبہ	لندن
" والدہ رحمت جمیل صاحب	"
مکرم بشیر احمد صاحب	"
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	"
مکرم بشیر احمد صاحب شیدا	"
مکرمہ امۃ الباسط حق صاحبہ مع خاوند	"
مکرم میر شریف بخش صاحب	گیانا
مکرمہ شمس النساء صاحبہ	"
" فائزہ النساء صاحبہ	"
جماعت احمدیہ ویسٹ جرمنی بذریعہ مکرم منصور احمد خان صاحب انچارج مشن	
مکرمہ امۃ الحفیظ شاہ صاحبہ	نیروبی

مکرم افتخار احمد صاحب بٹ	لندن
مکرمہ اعظم النساء صاحبہ	حیدرآباد
مکرم محمد خواجہ صاحب غوری	یادگیر
" محمد یونس احمد صاحب احمدی	بھدرک
" محمد اشفاق حسین صاحب	بھاگلپور
" [illegible] عبد الباسط صاحب	حیدرآباد
مکرم شیخ تاج الدین صاحب	سری نگر
مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ [illegible]	[illegible]
والدہ صاحبہ مکرم [illegible]	چنتہ کنٹہ
مکرم شیخ [illegible] صاحب	[illegible] آباد
مکرمہ امۃ [illegible] صاحبہ	حیدرآباد
" امۃ الحفیظ صاحبہ	"
مکرم غلام حیدر رمضان صاحب مع اہلیہ	"
" محمد اقبال صاحب	[illegible]
مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ	[illegible]
مکرم حافظ شیخ محی الدین صاحب	[illegible]
" عطاء المجیب صاحب	
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ	[illegible]
مکرم محمد اشفاق حسین صاحب [illegible] بذریعہ مکرم بشیر عالم صاحب	[illegible]
مکرم سید رفیق احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	[illegible]
" سید بشیر احمد صاحب [illegible]	"
" شیخ نذیر احمد صاحب [illegible]	
" مولوی ابو الوفا صاحب [illegible]	
(ایک بزرگ کی طرف سے)	

حضرت باباگورو نانک رحؒ ــــ بقیہ صفحہ (۷)

احادیث میں بیان کردہ مضامین پر مشتمل ہے اور سکھ مذہب اور اسلام میں بہت بڑا اشتراک پایا جاتا ہے۔

دنیا میں ایسی قومیں اور مذاہب بھی پائے جاتے ہیں جو دو یا تین کے مجموعے کو خدا تسلیم کرتے ہیں گورو جی تثلیث کے سرے سے ہی خلاف تھے۔ وہ خالص توحید کو مانتے تھے۔ ان کے نزدیک جو لوگ دو یا تین خداؤں کے مجموعے کو خدا تسلیم کرتے ہیں۔ یا خدائے واحد کو تین میں تقسیم کرتے ہیں وہ غلطی خوردہ ہیں۔ گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے:۔

آد نرنجن نرمل سوئی
اَوَر نہ جانا دُوجا کوئی
ایکنکار و سے من ہمارے ہوئیں گرپ گوائیندا
اُنت پیا صفت گور دیا
اَور نہ مانا دُوآ تیا
ایکو ایک سو اپر پلیسر پُرکھ خزانے پائیندا
(محلہ ۱ صفحہ ۱۰۳۴)

گورو نانک جی نے اس شبد میں تثلیث کے رد میں مطلق تین خداؤں کے عقیدہ کا عمومی رنگ میں رد کیا ہے۔ گویا کہ اقانیم ثلاثہ کا نام لئے بغیر ہی توحید کو پیش کیا ہے۔ اسلام نے بھی تثلیث کے رد میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں بھی اقانیم ثلاثہ کا نام لئے بغیر عمومی رنگ میں تین خداؤں کے عقیدہ کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے:۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ وما من الٰہ الا الٰہ واحد
(سورۃ المائدہ ع پ)

ولا تقولوا ثلاثۃ ۔۔۔۔ انما اللہ الٰہ واحد (سورۃ النساء ع ۲۳ پ ۶)

تثلیث کے رد میں عمومیت اختیار کرنے میں یہ حکمت تھی کہ دنیا میں بہت سی مختلف تثلیثیں پائی جاتی ہیں۔ اور ان کے اقانیم ثلاثہ ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اس لئے ایسا طریق اختیار کیا گیا کہ تمام تثلیثوں کا رد ہو جائے۔ اگر کسی ایک تثلیث کا رد خاص طور پر کیا جاتا تو دوسری تثلیثیں باہر رہ جاتیں۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے:۔

"ترے مورت:۔ تین روپ ویدوں کے مطابق اگنی وایو اور سورج۔ (۲) پورانوں کے مطابق برہما۔ بشن اور شو۔ (۳) بائبل کے مطابق خدا۔ روح القدس اور حضرت عیسیٰ۔" (مہان کوش صفحہ ۱۸۲۸)

اسی طرح مصر کے لوگ زمانہ قدیم میں گائے۔ بیل اور بچھڑے کی تثلیث مانتے تھے۔ بابل کے لوگوں میں انو۔ ایل اور ایا کی تثلیث رائج تھی۔ فارس کے قدیم باشندے آرمزد۔ اناہتا۔ اور مِتھرا کے قائل ــــ تھے۔ اور یونانی میں زیوس۔ ایتھینی۔ اپالو کی تثلیث کا عقیدہ پایا جاتا تھا۔ بودھی لوگ بدھا۔ دھرم اور سنگھا کی تثلیث تسلیم کرتے تھے۔ اسکنڈے نیویا اوڈن۔ تھورا۔ اور فریہ کی تثلیث مانی جاتی تھی۔ (ملاحظہ ہو ٹریکٹ تثلیث شائع کردہ دارالتحریر سوسائٹی لاہور صفحہ ۳)

اس لئے اسلام کے علیم و خبیر خدا تعالیٰ نے عمومیت کا رنگ اختیار کیا۔ اور مطلق تین خداؤں کا رد کر دیا تاکہ کسی قسم کی تثلیث بھی باہر نہ رہ جائے۔ عیسائیت کو تثلیث کا عقیدہ پیش کرنے میں اولیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ اس سے قبل بھی لوگوں میں تثلیث کا عقیدہ موجود تھا البتہ ان کے اقانیم ثلاثہ اور تھے۔ چنانچہ سناتن دھرم کی تثلیث عیسائیت کی تثلیث سے زیادہ مکمل ہے۔ کیونکہ جہاں عیسائیت نے باپ۔ بیٹا اور روح القدس میں کوئی تقسیم کار بیان نہیں کی، وہاں سناتن دھرم نے برہما کو پیدا کرنے والا بشن کو پرورش کرنے والا اور شو جی کو مارنے والا بیان کر کے تقسیم کار بھی بیان کر دی ہے۔ اور اس تقسیم کار میں کوئی تصادم بھی نہیں ہے گویا کہ سب اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کی تین اہم صفات کو دیوتے بنا دیا گیا ہے۔

گورو نانک جی نے بھی اپنے کلام میں یہی طریق اختیار کیا ہے اور اقانیم ثلاثہ کا نام لئے بغیر تین خداؤں کے عقیدہ کا رد کر دیا ہے۔ یہ بھی ان کے مقدس کلام کا قرآن شریف سے اسلوب میں اشتراک ہی تو ہے۔

ایک سکھ ودوان پروفیسر پریتم سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے:۔

"گورو نانک جی نے ہندو مت میں رائج دوجگی (DUALITY) ترے مورتی (TRINITY) اور بہو دیو پوجا (POLYTHISM) کا رد کیا ہے اور خدائے واحد کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ براہمن نے ترے مورتی (تثلیث) کو تسلیم کیا ہے۔ برہما۔ بشن اور مہیش۔ گورو نانک جی نے ان سب خیالات کا رد کیا ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ اکال پورکھ سب دیوی دیوتاؤں سے بلند اور بالا ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ برہما، بشن اور شو تین الگ الگ ہستیاں ہیں۔"

(سکھ ویچار دھارا صفحہ ۲۷)

ایک اور سکھ ودوان پرنسپل ست بیر سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے:۔

"گورو نانک جی کا مذہب خدا تعالیٰ کی توحید کا مذہب ہے۔ سکھ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لا شریک سمجھتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ۔۔۔۔۔ دنیا تثلیث کو مانتی ہے۔ انہوں نے خدائے واحد کرنا ہے کہ تثلیث کی عیسائی تثلیث کے قانون LAW OF TRINITY کو مانتے ہیں۔۔۔۔۔"

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

مرکزی مساجد میں اعتکاف

مندرجہ ذیل احباب و مستورات اس سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی عبادات قبول فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

معتکفین مسجد مبارک

- مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش قادیان امیر معتکفین
- " سید صلاح الدین صاحب " نائب " "
- " قمیص جلیل صاحب آف کراچی
- " محمد اسحاق صاحب " چنیوٹ
- " حمید اللہ صاحب شیخ " لاہور
- " عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید قادیان
- " مبارک احمد صاحب برٹ فاضل بی۔اے قادیان
- " سلطان احمد صاحب ناصر "
- " مرزا مظفر احمد صاحب "
- " فتح محمد صاحب گجراتی "
- " محمد یعقوب صاحب جاوید "
- " محمد مشرف خان صاحب "
- " بشیر الدین احمد صاحب حیدرآبادی
- " محمد دین صاحب بدر قادیان

معتکفین مسجد اقصیٰ

- مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش قادیان امیر معتکفین
- " سکندر خان صاحب " " نائب " "
- " تنویر احمد صاحب خادم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
- " زین الدین صاحب مالاباری " " "

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

- مکرم محمد ظفر اللہ صاحب مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
- " قریشی محمد فضل اللہ صاحب " " "
- " ڈاکٹر وسیم احمد صاحب زیدی پی ایچ ڈی علیگڑھ
- " فضل الرحمٰن صاحب درویش قادیان
- " حاجی خدا بخش صاحب "
- " مستری دین محمد صاحب "
- " اسماعیل احمد صاحب "

معتکفات مسجد اقصیٰ

- مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ قادیان
- " امۃ الرحمٰن صاحبہ "
- " صغیر النساء صاحبہ آف اورنگ آباد
- " شاکرہ صاحبہ " " "
- " خورشید بیگم صاحبہ قادیان
- " بشیر بیگم صاحبہ "
- " انوری خاتون صاحبہ ہمرگے آنمبا ناتقد افریقہ
- " اصغری بیگم " " " "
- " منصورہ عصمت صاحبہ قادیان
- " حلیمہ بیگم صاحبہ "
- " فاطمۃ الزہراء صاحبہ "
- " محمودہ پروین صاحبہ "
- " نصرت بیگم صاحبہ "

حضرت بابا گورو نانک جی — صفحہ ۱۰ سے آگے

ہندو برہما، وشنو اور شو کا عقیدہ رکھتا ہے لیکن سکھ کے لئے وہ واحد ہے کوئی دوسرا یا تیسرا اس کے ساتھ شامل نہیں کیا جا سکتا۔"

(خالصہ ایڈووکیٹ امرتسر ۳۰ ستمبر ۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کی توحید کے مسئلہ میں گورو نانک جی کی پاکیزہ بانی اور اسلام کے نظریات میں بہت بڑا اشتراک پایا جاتا ہے۔ اور خود سکھ محققین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو نانک جی نے دنیا کے سامنے وہی توحید پیش کی جو اسلام نے بیان کی ہے اور اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ قادر مطلق ہے۔ واحد و یگانہ ہے اس کا ہمسر کوئی اور نہیں۔ وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ گورو جی کے بھی خدا تعالیٰ کے متعلق یہی نظریات تھے۔ اور یہی وہ بات ہے جو آج سے تقریباً ایک صدی قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ اور آج سکھ ودوان بھی اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

اخبار قادیان

● ـــ ہفتہ زیر اشاعت میں بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں خاکسار جاوید اقبال اختر نے دو روز اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے دو روز درس قرآن مجید دیا۔ اس کے بعد مورخہ ۲۵/۷ سے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

● ـــ مورخہ ۲۴/۷ کو مکرم نصیر الدین قمر صاحب کارکن دفتر بیت المال آمد کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "رفیق احمد قمر" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کا پوتا اور مکرم ناصر احمد صاحب ناصر کا نواسہ ہے۔ مکرم مستری محمد دین صاحب نے اس خوشی کے موقع پر دس روپیہ مختلف مدات میں جمع کراتے ہوئے نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"
-:(ارشاد: حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود):-
ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ
غلام محمد اینڈ سنز۔ پاری پورہ۔ کشتواڑ ۱۸۲۲۰۴

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325/ 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA.
BOMBAY _ 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

ضروری اعلان بابت
انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و اجازت سے تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی ضروری آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بمقام قادیان دارالامان کے موقعہ پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ لہٰذا تمام مجالس خدام الاحمدیہ یہ کوشش کریں کہ اس اجتماع میں ان کی ضرور نمائندگی ہو۔ انتخاب کے قواعد ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

عام عہدیدار کے انتخاب کے لئے قواعد

(الف) وہ پنج وقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ (ب) جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کا بقایا دار نہ ہو۔ (ج) راستباز، دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ (د) وہ حتی المقدور اسلامی شعار کی پابندی کرنے والا ہو۔ مثلاً ڈاڑھی رکھے۔ استثنائی صورت میں صدر مجلس سے اجازت لینا ضروری ہوگا۔

صدر مجلس کے انتخاب کے لئے قواعد بالا کے علاوہ مزید قواعد

(۱) — (الف) صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکز میں رہائش رکھتا ہو۔
(ب) — صدر مجلس کے انتخاب کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رکنیت کی میعاد قواعد کی رو سے صدارت کی میعاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (واضح رہے کہ صدر کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے)

(۲) صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

نوٹ:— یہ توقع کی جاتی ہے کہ جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ نماز تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت ان قواعد کو اپنی اپنی مجلس میں پڑھ کر سنائیں اور ان کے مطابق اپنے اپنے نمائندہ کو تلقین کردیں کہ کس خادم کو ووٹ ڈالنا ہے۔ امید ہے تمام مجالس پوری کوشش کرکے اس اجتماع میں اپنے نمائندے ضرور بھجوائیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا ہر لحظہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

دینی امتحان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ!

تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے بطور یاددہانی اعلان کیا جاتا ہے کہ دینی امتحان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۸۱ء کو لیا جائے گا۔

جملہ قائدین اپنی اپنی مجلس میں جائزہ لے کر ہر سہ نصاب (مبتدی۔ متقدم اور مقتصد) سے متعلق کتب منگوالیں۔ اور پرچہ جات جتنے مطلوب ہوں وہ بھی تحریر کریں۔

امید ہے تمام قائدین مجالس اس طرف پوری توجہ فرماکر ممنون فرمائیں گے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

امتحان کتاب شہادۃ القرآن

اس سال دینی نصاب کے طور پر کتاب "شہادۃ القرآن" نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ اس کتاب کا امتحان مورخہ ۹ اگست ۱۹۸۱ء بروز اتوار ہوگا۔ لہٰذا تمام جماعتیں زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کو امتحان دہندگان کی فہرست ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم وحید الدین صاحب بطور انسپکٹر تحریک جدید

جملہ احباب و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ صوبہ یو۔پی و بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم وحید الدین صاحب مورخہ ۱۰/۸ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بطور انسپکٹر تحریک جدید ان جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ جملہ احباب و عہدیداران جماعت اور معلمین و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق ان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۸/۸۱	آرہ - اردل	۱۱ ۹/۸۱	۳	۱۳
میرٹھ	۱۱ ۸/۸۱	۲	۱۳	گیا	۱۳	۱	۱۴
امروہہ	۱۳	۲	۱۵	پٹنہ	۱۴	۱	۱۵
بریلی	۱۵	۱	۱۶	مظفر پور	۱۵	۱	۱۶
شاہجہانپور - کٹھیا	۱۶	۳	۱۹	موتی ہاری	۱۶	۱	۱۷
لکھنؤ	۱۹	۲	۲۱	پٹنہ	۱۷	۱	۱۸
گونڈہ	۲۱	۱	۲۲	بھاگلپور - برہ پورہ	۱۸	۴	۲۲
کانپور -	۲۲	۲	۲۴	پکوڑ	۲۲	۱	۲۳
فتح پور - بہوہ - سمور	۲۴	۲	۲۶	بھاگلپور	۲۳	۱	۲۴
کانپور	۲۶	۱	۲۷	خانپور ملکی	۲۴	۲	۲۶
مودھا - کھریا	۲۷	۱	۲۸	بلاری	۲۶	۱	۲۷
سکرا	۲۸	۱	۲۹	مونگھیر	۲۷	۱	۲۸
رائٹھ	۲۹	۱	۳۰	بھاگلپور	۲۸	۱	۲۹
جھانسی - چرگاؤں	۳۰	۱	۳۱	دھنباد	۲۹	۱	۳۰
صالح نگر - ساندھن - مین پوری	۳۱ ۸/۸۱	۲	۲ ۹/۸۱	رانچی - سمیلیہ	۳۰	۲	۲ ۱۰/۸۱
ترشگلا گھسو	۳	۱	۴	جمشید پور	۲ ۱۰/۸۱	۲	۵
دہلی	۴	۳	۷	موسیٰ بنی مائنز - جہرجیداڑ	۵	۵	۱۰
انبیٹہ	۷	۱	۸	جمشید پور	۱۰	۱	۱۱
دہلی	۸	۱	۹	قادیان	۱۲ ۱۰/۸۱	-	-
بنارس	۱۰	۱	۱۱	✻✻✻	✻	✻	✻

تمام قائدین متوجہ ہوں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:—

"وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سے کم ہے اٹھا لیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا نہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ ایک پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھالیا ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے جو ہم بہتیری قربانیاں آئندہ کرنے ہیں ان کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا"

بھارت کے تمام قائدین اور ناظمین مال کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حضور اقدس کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے اپنی مجلس میں تمام اطفال سے وعدہ جات چندہ وقف جدید لے کر بجٹ تیار کرکے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں جلد ارسال فرمائیں۔ ہر بچے کا چندہ کم سے کم بارہ روپے سالانہ ہونا چاہیئے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مہتمم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ولادت: اللہ تعالیٰ نے مکرم ظہیر احمد صاحب امروہہ کو لڑکا عطا کیا ہے "فریدا حمد" نام تجویز ہوا ہے احباب نومولود کی صحت و تندرستی اور نیک و صالح بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان۔